اس کتاب کا اسلوب دل نشین اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ عالمانہ بھی ہے۔ کہیں کہیں انہوں نے ایک جملے بلکہ فقرے میں بڑی حقیقت کو گرفت میں لے لیا ہے، اور ایسے مواقع پر ان کا اسلوب مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی یاد دلاتا ہے، جو سادگی کو دل نشین بنانے کا ہنر جانتے تھے۔ ہم مثالاً صرف ایک فقرہ پیش کرتے ہیں دیکھئے اس میں کتنی بلاغت ہے۔

جو قرآن نے کہا وہ حضور نے کیا (ص ۱۹)

دل چاہتا ہے کہ آخر میں لفظ محاضرات پر چند اشارے پیش کئے جائیں۔ ڈپٹی نذیر احمد مرحوم نے جو عالمانہ تقریریں کیں انہیں لیکچر کا نام دیا، لیکچر کے لفظ سے ذہن میں جو کچھ آتا ہے وہ تقریر اور وعظ سے مختلف ہے۔ نذیر احمد جیسے عربی کے عالم نے محاضرات کا لفظ استعمال نہیں کیا، غالباً اس عہد کے سننے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے اجنبی ہوگا۔ عہد حاضر میں عربی سے تعلق نذیر احمد کے دور سے بھی کم رہ گیا ہے، مگر ڈاکٹر محمد احمد غازی نے محاضرات کے لفظ کو اختیار بھی کیا اور اسے عام بھی کر دیا۔ اس مفہوم کو جو دوسرا لفظ بڑی حد تک ادا کرتا ہے وہ خطبات ہیں، لیکن محاضرات میں عمومیت اور مختلف پہلوؤں کو سمیٹنے کا جو مفہوم ہے وہ غالباً خطبات میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید محمد یوسفؒ مرحوم کی ایک بات یاد آتی ہے۔ انہوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ میں ایک کٹے پٹے پاکستان پر تو رضا مند ہو گیا لیکن ننگی بوچی اردو پر رضا مند نہیں ہو سکتا، اور اردو میں شکوہ و وسعت عربی سے بغیر نہیں آسکتی۔

نام کتاب: حضور ﷺ بحیثیت سپہ سالار
مؤلف: محمد فتح اللہ گلن
مترجم: پروفیسر خالد ندیم
ملنے کا پتا: کتاب سرائے۔ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور
صفحات: ۱۶۰
قیمت: ۱۰۰ روپے
تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

عسکریات سیرت پر بیسوی صدی میں خاصا وقیع کام سامنے آیا ہے۔ پہلی بار بیسویں صدی میں سیرت طیبہ کے اس پہلو پر فنی نقطۂ نظر سے کتابیں لکھی گئیں۔ آپ کے عسکری اقدامات پر غور و فکر کر کے ان

سے حاصل شدہ نتائج سے اصول وضوابط اخذ کئے گئے، اور جنگ جیسے مرحلے میں بھی اخلاقیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم پہلوؤں کواجاگر کیا گیا۔ یہ کام اگرچہ سیرت نگاری کے آغاز سے ہی شروع ہوگیا تھا، مگر انیسویں صدی تک محض معلومات کی جمع وتدوین تک محدود تھا۔

بیسویں صدی میں پہلی بار حدیث دفاع/محمد اکبر خان۔ الرسول القائد/محمود شیث خطاب۔ غزوات نبوی/ بریگیڈیر گلزار احمد، جیسی عمدہ کتب اس موضوع پر سامنے آئیں۔ اس موضوع پر لکھنے والوں میں ترکی کے معروف دانشور محمد فتح اللہ گلن بھی شامل ہیں۔ جن کی انگریزی میں تحریر کردہ کتاب Profhet Mohammad as Commander کا ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار اس وقت پیش نظر ہے، جو پروفیسر خالد ندیم کے قلم سے ہے، ترجمہ شستہ ہے، مفہوم کو بیان کرنے میں کامیاب ہے، اور قاری کو زبان کے حوالے سے کسی اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا۔

کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے جس کے عنوانات ہیں: ۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ حیثیت رحمۃ للعالمین، ۲۔ اسلام کا تصور جہاد، ۳۔ ابتدائی مہمات اور غزوۂ بدر، ۴۔ غزوۂ احد، ۵۔ غزوۂ خندق (احزاب)، ۶۔ فتح مکہ اور اس کے اثرات، ۶۔ غزوات کا جائزہ، ۷۔ حضور ﷺ بہ حیثیت عالمی رہ نما۔

اہم بات یہ ہے کہ کتاب کا آغاز حضور ﷺ بحیثیت رحمۃ للعالمین سے کیا گیا ہے۔ اور دوسرے باب میں اسلام کے تصور جہاد پر گفتگو کرتے ہوئے جہاد کے سلسلے میں چند اسلامی ضابطوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے، یہ اسلام کی وہ خصوصیات ہیں جو اسے مذاہب عالم پر اخلاقیات کے باب میں فوقیت عطا کرتی ہیں۔

کتاب کا حرف اول پروفیسر عبدالجبار شاکر کے قلم سے ہے اور موضوع زیر بحث پر مفید معلومات فراہم کرتا ہے۔ آغاز میں مؤلف فتح اللہ گلن کے حالات بھی شامل کتاب ہیں۔

نام کتاب: عورت عہد رسالت میں۔

مولف: عبدالحلیم ابوشقہ

ناشر: نشریات۔ لاہور

صفحات: ۴۷۵

قیمت: ۲۲۵ روپے

اشاعت: ۲۰۰۷ء

تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد۔ کراچی